[illegible]

[illegible]

[illegible]

الله [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

یافت قالب طینتِ پاکی ز تو
جسم نے پاکیزہ خو تجھ سے پائی

شد پریشان آدمِ خاکی ز تو
آدم خاکی تیرے سبب سے پریشان ہوا

مرحبا اے فیض بخش کائنات
تیری کیا تعریف کیجائے اے موجودات کی فیض بخشنے والی

یافت ترکیب از وجودِ تو حیات
تیری ذات سے جسم نے زندگانی پائی

غرق بودی در محیطِ ذاتِ پاک
تو خدا کی پاک ذات کے سمندر مین غرق تھی

از تو روشن شد چرا این تیرہ خاک
یہ تاریک خاک تجھ سے کس لیے روشن ہوئی

ای کہ بودی در حریمِ لامکان
اے کہ تو لامکان کی چار دیواری مین تھی

چون جدا گشتی بگو رازِ نہان
تو کیون جدا ہوئی یہ پوشیدہ بھید بتا

پاک بودی در حریمِ کبریا
تو حریم کبریا مین پاک تھی

از چہ پیدا شد ترا حرص و ہوا
کس سبب سے تجھ مین یہ حرص و ہوا پیدا ہوئی

خوش خرامیدی تو از کتمِ عدم
بڑی خوشی کے ساتھ آئی تو نیستی کے پردے سے

خوش نہادی بر سرِ ہستی قدم
بڑی خوشی کے ساتھ تونے ہستی کے سر پر قدم رکھا

گاہ در دوزخ روی سازی مقام
کبھی تو دوزخ مین جاتی ہے اور اسکو اپنی قیامگاہ بناتی ہے

گاہ در جنت روی اے خوش خرام
کبھی اے خوش رفتار تو جنت مین جاتی ہے

گہ کنی جلوہ در اقلیمِ فنا
کبھی تو نیستی کی ولایت مین جلوہ کرتی ہے

گہ روی در عالمِ ملکِ بقا
کبھی زندگی کے ملک کے جہان مین جاتی ہے

جانِ من با من بگو اسرارِ خویش
میری پیاری تو مجھ سے اپنے بھید کہہ

چشمِ دل روشن کن از دیدارِ خویش
دل کی آنکھ اپنی صورت سے روشن کر

آفریدہ حق ترا از جنسِ جان
خدا نے تجھکو اس قسم کی چیز سے پیدا کیا جو نظر نہین آتی

از تو افتادست شور اندر جہان
تجھ سے جہان مین شور پڑ رہا ہے

[illegible]



ترک سازی صحبت اہل دول
دولتمندوں کی صحبت کو ترک کرے
گوشہ گیری تا نیفتی در خلل
گوشہ اختیار کرے تاکہ خلل مین نہ پڑے

بر در سلطان مرو رویش مبین
بادشاہ کے دروازے پر مت جا اسکا منھ مت دیکھ
گنج قارون گر دہد سویش مبین
خزانہ قارون کا اگر دیوے تو بھی اسکی طرف مت دیکھ

گر بفاقہ جان برآید از قفس
اگر فاقہ کے سبب سے جان پنجرۂ تن سے نکل جاوے
چون مگس دست مزن بر نان کس
مکھی کیطرح اپنا ہاتھ کسی کی روٹی پر مت مار

تلخ بہ جلاب شیرین را مچش
تلخی بہتر ہے میٹھا شربت گلاب ملامت مت چکھ
پیش دونان بہر نان خواری مکش
کمینوں کے آگے روٹی کے لیے ذلت مت کھینچ

بر سر خوان قناعت دست زن
قناعت کے دسترخوان پر ہاتھ مار
تا نباشد دست بر فرمان شکن
تاکہ تجھے خدا کی نافرمانی کی قدرت نہو

باش در کنج قناعت سرنگون
قناعت کے گوشہ مین سر جھکا کر بیٹھ
پا منہ از گوشۂ عزلت برون
تنہائی کے گوشے سے قدم باہر نرکھ

پشت پا زن تخت کیکاؤس را
کیکاؤس کے تخت کو ٹھوکر مار
سر بدہ از کف مدہ ناموس را
سر دیدے لیکن ہاتھ سے آبرو کو نہ دے

گر بدست آید ترا گنج نقود
اگر نقد کا خزانہ تیرے ہاتھ آجاوے
ور نداری ہمت عالی چہ سود
لیکن تو بلند حوصلہ نرکھتا ہو کیا فائدہ ہوگا

الحذر از حب دنیا الحذر
دنیا کی محبت سے پرہیز کر پرہیز کر
بہر نان و زر مخور خون جگر
روٹی اور زر کے لئے جگر کا خون مت پی

ممسکان ہرگز نمی بینند بہی
بخیل ہرگز نہین دیکھتے دن بہتری
زانکہ جیب ہمتش دارند تہی
اس لیے کہ اپنی ہمت کی تھیلی خالی رکھتے ہین

وعظ گوئی خود نیاری در عمل
وعظ کہتا ہے خود عمل میں نہیں لاتا

مکر و تلبیس و ریا کارت بود
مکر اور فریب اور دکھاوا تیرا کام ہے

چون شوی استادہ از بہر نماز
جب تو نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے

آن نمازِ تو شود آخر تباہ
وہ تیری نماز آخر تباہ ہوتی ہے

چون در ایمانت فتد آخر قصور
جبکہ تیرے ایمان میں آخر قصور پڑتا ہے

بر مصلے چون نشینی قبلہ رو
جبکہ تو جا نماز پر قبلے کیطرف منھ کرکے بیٹھتا ہے

خادمان گویند این شیخ زمان
خادم کہتے ہیں کہ یہ شیخ زمانے کا

شیخ را لاہوت[1] باشد منزلش
شیخ کی منزل لاہوت ہے

این خوشامد گوی چندین ابلہان
یہ چند احمق تعریف کرنے والے

از ستایش خویشتن را گم مکن
تعریف سے اپنے آپ کو گمراہ نہ کر

چشم پوشی ہمچو شیطان در عمل
مکار شیطان کی طرح چشم پوشی کرتا ہے (وعظ و نصیحت سے)

ہر نفس شیطان ترا یارت بود
ہر دم شیطان تیرا یار ہے

دل بود در گاؤ و خرائے حیلہ ساز
دل گائے اور گدھے میں ہوتا ہے ای حیلہ کرنیوالے

فکر باطل ہا کند رویت سیاہ
بیہودہ فکر تیرا منھ کالا کرتی ہے

ہان چرا خوانی نماز ای بے شعور
بھلا ای بے شعور تو ایسی نماز کیون پڑھتا ہے

چشم پوشی دل بود جائے گرو
آنکھ تو بند کرتا ہے دل دوسری جگہ گروی ہوتا ہے

چشم پوشیدست از خلق و جہان
لوگون اور جہان سے آنکھیں بند کیے ہے

شد فنا ذات بقا شد حاصلش
فنا ہوا ہے ذات بقا اسکو حاصل ہوئی ہے

رہزنانند رہزنانند رہزنان
راہ مار ہین راہ مار ہین راہ مار ہین

عیب خود بین عیب بر مردم مکن
اپنا عیب دیکھ لوگونکا عیب مت کر

[1] لاہوت عالم ذات الٰہی کو سالک کو اس مقام میں فنا فی اللہ حاصل ہوتا ہے ۱۲

ای گرفتار آمدی در بند نفس | نفس کافر را بکش بشکن قفس

کہ تو گرفتار ہے نفس امارہ کی قید مین | اس نفس کافر کو قتل کر توڑ پنجرا

تا کنی پرواز سوے اصل خویش | جا کنی در آشیان وصل خویش

تاکہ تو اپنی اصل کیطرف پرواز کرے | اپنے وصل کے آشیانے مین جگہ کرے

چند باشی از مکان خود جدا | چند گردی در بدر ای بے نوا

کبتک تو اپنے مکان سے جدا رہے گا | کبتک دربدر اے بے نوا پھرے گا

خود بدہ انصاف ای اہل دغل | دل پر است از مکر و مصحف در بغل

تو خود ہی انصاف کر اے فریبی | کہ دل بھرا ہوا ہے کپٹ سے اور قرآن ہی بغل مین

با تو ہمراز است شیطان دمبدم | کے شوی در راہ حق ثابت قدم

تیرے ساتھ ہمراز ہے شیطان ہر گھڑی | تو کب ہو گا خدا کی راہ مین ثابت قدم

حب دنیا رشتۂ زنار تست | سد رہ پیش تو گبری تست

دنیا کی محبت تیرے لیے جنیو کا ڈورا ہے | راہ خدا سے تم کو روکنے والا میری دانست مین گبری ہی ہے

دل نشد ہرگز خلاص از حرص و آز | گر نکردی از حضور دل نماز

دل نہ ہوا ہرگز خلاص حرص اور لالچ سے | تو نے کبھی دل کے حضور سے خالص نماز نہ کی

گر نکردی سجدہ از روے نیاز | تا شود درہاے رحمت بر تو باز

تو نے کبھی سچے دل سے سجدہ نہ کیا | تاکہ رحمت کے دروازے تجھپر کشادہ ہون

از تضرع سر نسودی بر زمین | کور ہی بینا نشد چشم یقین

عاجزی سے بھی تو نے سر نہ گھسا زمین پر | تو اندھا ہے اور یقین کی آنکھ دیکھنے والی نہ ہوئی

میکنی طاعت تو از بہر ریا | گر نکردی سجدہ از بہر خدا

تو عبادت کرتا ہے دکھاوے کے لیے | تو نے کبھی خدا کے لیے سجدہ نہ کیا

تا بداند خلق مرد اولیاست
تاکہ لوگ جانیں ولی مرد ہے

متقی پرہیزگار و پارساست
متقی اور پرہیزگار اور پارسا ہے

صوفیم گوئی نداری سینہ صاف
تو دعویٰ کرتا ہے کہ میں صوفی ہوں اور سینہ صاف نہیں رکھتا ہے

از کرامتہای خود شیخا ملاف
اپنی کراموتنکی اے شیخ ڈینگ مت مار

نفس کافر کیش داری در کمین
نفس کافر طریقت تیری گھات میں لگا ہے

بہر شہرت می نشینی اے لعین
بس تو اے ملعون شہرت کے لیئے بیٹھتا ہے

می کشائی دست از بہر دعا
تو دعا کے لیئے ہاتھ پھیلاتا ہے

مزد خواہی از عبادات ریا
دکھاوے کی عبادت کی مزدوری چاہتا ہے

[illegible] از مکر عالم را مطیع
مکر سے جہان کے لوگوں کو اپنا تابع کرتا ہے

می دہی تسکین منم فردا شفیع
یہ کہکر کہ کل قیامت میں تمہارا شفیع ہونگا انکو تسلی دیتا ہے

شیخ نی گوئی و تسبیحی بدست
اپنے آپکو شیخ بتاتا ہے اور تسبیح ہاتھ میں لیئے ہے

صد بت داری نہان ای بت پرست
اور اے بت پرست سو بت پوشیدہ تو رکھتا ہے

یک دلی داری دران صد آرزوست
ایک دل رکھتا ہے اور اسمیں سو آرزوئیں ہیں

چاک دل از دست تو صد جا رفوست
دل کا چاک سو جگہ تیرے ہاتھ سے رفو کیا ہوا ہے

ای درشتہ از بغض و کبر آراستہ
اے تیرا رخ دشمنی اور غرور سے آراستہ ہے

از نفاق و از حسد پیراستہ
دورنگی اور حسد سے سنوارا ہے

ای بجہل آراستہ زشت و پلید
اے نادانی سے بھرے ہوئے برے اور ناپاک

خویش را گوئی منم چون بایزید
تو اپنے آپکو کہتا ہے کہ میں بایزید کے مانند ہوں

از تکبر میکنی ہر سو نظر
تو تکبر سے ہر طرف نظر کرتا ہے

خویش را گوئی کہ ہستم باخبر
اور اپنے آپکو کہتا ہے کہ میں باخبر ہوں

بت پرستی میکنی ہم بتگری
تو بت کو پوجتا بھی ہے اور بت کو بناتا بھی ہے
بت شکن برہم بزن بتخانہ را
تو بت کو توڑ ڈال اور بتخانے کو ڈھا دے
چند مغروری تو بر اصل و نسب
تو کبتک اصل اور نسب پر گھمنڈ کرتا رہے گا
پیر گشتی صد ہوس داری بدل
تو بڈھا ہو گیا ہی اور سیکڑوں آرزوئیں دل میں رکھتا ہی
آرزوہای تو ہرگز کم نشد
ہرگز تیری آرزوئیں کم نہیں ہوتیں
دل چو آلودست از حرص و ہوا
جبکہ دل حرص و ہوس سے آلودہ ہے
صد تمنا در دلست ای بو الفضول
اے بیہودہ گو اسی سے آرزوئیں تیرے دل میں ہیں
دین و دنیا ہر دو کی آید بدست
دین اور دنیا دونوں کب ہاتھ آ سکتی ہیں
بر تو قسمت میرسد اے بیخبر
تجھے ترا حصہ ملتا ہے اے بے خبر
حرص تو دلق قناعت پارہ کرد
تیری حرص نے قناعت کی گدڑی چاک کر ڈالی

شد دلت لے شکل بتان آزری
تیرا دل آزر کے بتوں کی شکل بنانے والا ہے
چون خلیل اللہ بنا کن خانہ را
حضرت ابراہیم کی طرح کعبہ تیار کر
از تکبر دور باش اے بے ادب
اے گستاخ غرور سے دور رہو
جاہلی چون خر فرو مانی بگل
تو نادان ہو گدھے کی طرح کیچڑ میں پھنسا ہے
قامت حرص و ہوایت خم نشد
تیرے حرص و ہوا کا قد جھکتا نہیں
کی شود مکشوف اسرار خدا
خدا کے بھید ہرگز نہ کھلیں گے
گر کند نور خدا در دل نزول
خدا کا نور تب تیرے دل پر اترے گا
این فضولیہا مکن ای خود پرست
اے خود پرست یہ زیادتیاں مت کر
پس چرا فارغ نہ بر خشک و تر
پھر تو قناعت کیوں نہیں کرتا ہر خشک و تر پر
نفس اماره ترا آواره کرد
نفس امارہ نے تجھے آوارہ کیا

هست دنیا پیرزال پرفریب | میکند پیر و جوان را ناشکیب
دنیا بڑھی عورت فریب بھری ہے | بڈھے اور جوان کو بے صبر بناتی ہے

عارفان دادند او را صد طلاق | هر که عاشق شد برو او گشت عاق
خداشناسوں نے اسکو سو طلاقیں دیں | جو اُسپر عاشق ہوا خدا کا نافرمان ہوا

این سخن بشنو بگوش دل ای جوان | مولوی گفته ز روی امتحان
یہ بات اے جوان کان دیکر سن | کہ حضرت مولانا نے اسے تجربے کی بات کہی ہے ق

هم خدا خواهی و هم دنیای دون | این خیال است و محال است و جنون
تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور کمینی دنیا کو بھی | یہ صرف خیال ہے اور محال ہے اور دیوانگی ہے

بهر دین دل کند از دنیا علیؑ | آن علیؑ شد والی ملک نبیؐ
دین کے واسطے حضرت علیؑ دنیا سے بیزار ہوئے | وہ علیؑ کہ حضرت نبیؐ کے ملک کے حاکم ہوئے

آن وصی مصطفیٰؐ شیر خدا | آن علیؑ زوج بتول پارسا
وہ حضرت مصطفیٰؐ کے وصی خدا کے شیر | وہ حضرت علیؑ پرہیزگار بی بی حضرت فاطمہؓ کے خاوند

زال دنیا اینچنان زد پشت پا | تا نیاید در نکاح اولیا
بڑھی دنیا کو اس نے ٹھوکر ماری | تاکہ دیو کے نکاح میں نہ آوے

بهر دنیا آن یزید ناخلف | دین خود کرد او برای او تلف
اُس نالائق یزید نے دنیا کے لیے | اپنے دین کو اُسکے لیے برباد کیا

زال دنیا چون درآمد در نکاح | کرد بر خود خون آن سیدؑ مباح
[illegible] اسکے نکاح میں آئی | اُس نے اُس سید کے خون کو اپنے اوپر روا کیا

داد دنیا هیچکس را پیرزال | کرد او را در دو عالم پایمال
[illegible] شخص کی مدد | دونوں جہان میں اُسکو پامال کیا

[illegible]

چون خوری پس خوردۂ خوان یزید | تلخ گردان کام از نان یزید
تو یزید کے خوان کا بچا ہوا کیون کھاتا ہے | اپنے تالو کو یزید کی روٹی سے تلخ کر

گر برافتد پردہ از روے مجاز | نفرت گیری زِ زالِ حیلہ ساز
اگر دنیا کے چہرے سے پردہ اُلٹ جاوے | تو اس حیلہ کرنے والی بڑھیا سے نفرت کرے

زشت روے او چو آید در نظر | از خدا خواہی امان اے بے خبر
جبکہ اُس کا بد صورت چہرہ نظر آوے | اے بے خبر تو خدا سے پناہ چاہے

گلشنے از دور چون گلشن بود | در حقیقت سر بسر گلخن بود
وہ آگ دور سے باغ ایسی نظر آتی ہے | اور سچ مچ بالکل بھاڑ ہوتی ہے

نخوت آرد مر ترا مال و منال | گر نداری از تہیدستی ملال
مال اور جائداد تجھکو مغرور بناتے ہین | اگر تیرے پاس کچھ نہو تو مفلسی کی شکایت مت کر

نیست رحمی در دلِ اہل دول | شیوۂ اہل دول باشد دغل
دولتمندونکے دلو نمین رحم نہین ہے | دولتمندونکا طریقہ مکر و فریب ہے

اہل دنیا بہر سیم و مال و زر | گر بدست آید خورند خون جگر
دنیادار چاندی اور مال اور سونے کے لیے | اگر ہاتھ آوے تو جگر کا خون پیتے ہین

آن شنیدی کز براے عز و جاہ | بے گنہ کردند یوسف را بچاہ
تونے وہ سُنا ہے کہ عزت اور مرتبے کے لیے | حضرت یوسفؑ کو بیگنہ کنوین مین ڈالا

از حسد بے رحمی اخوان بہ بین | حالِ زار یوسفِ کنعان بہ بین
حسد کے سبب سے بھائیونکی بیرحمی دیکھ | حضرت یوسفؑ کنعانی کی خراب حالت پر نظر کر

بر سرت باشد ترا گر تاج زر | کس نیاید از تکبر در نظر
اگر تیرے سر پر سونے کا تاج ہوگا | تو تکبر کے سبب سے کوئی تیری نظر مین نہ آویگا

الد

چون بخواهی لقمهٔ نادان ز آز
جب کہ تو لے نادان حرص کا نوالہ چاہتا ہے
نفس گرداند دهان حرص باز
تو نفس آمارہ حرص کا منھ کھولتا ہے

بر تو یابد دست گر این حیله ساز
اگر یہ حیلہ گر تجھ پر قدرت پاتا ہے
دست بهر ظلم گرداند دراز
تو ظلم کے لیے ہاتھ دراز کرتا ہے

چشم شهوت چون گشاید آن لعین
جبکہ وہ ملعون نفس شہوت کی آنکھ کھولتا ہے
کور گردد دیدهٔ اهل یقین
یقین والوں کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے

چون تکبر مر ترا رسوا کند
غرور کی طرح تجھکو بدنام کرے گا
شهوت حرص و هوا پیدا کند
حرص و ہوا کی خواہش پیدا کرے گا

پس نیاید کار تو علم و عمل
پس علم و عمل تیرے کام نہ آئے گا
از دغل افتد در ایمانت خلل
اور کھوٹاپی سے تیرے ایمان میں خلل پڑیگا

نفس کافر تا بود همراه تو
یہ نافرمان نفس جبتک کہ تیرے ساتھ رہے گا
آتش دوزخ بود جان کاه تو
دوزخ کی آگ تیری جان کی گھٹانیوالی ہوگی

گر تو مردی نفس کافر را بکش
اگر تو مرد ہے تو نفس کافر کو مار ڈال
ور نداری دسترس بنشین خمش
اور اگر یہ قدرت نہیں رکھتا ہے تو خاموش بیٹھ

گر نداری همت مردان دین
اگر تو دینداروں کی سی ہمت نہیں رکھتا ہے
چون زنان رو در پس پرده نشین
جا عورتوں کی طرح پردے کے پیچھے بیٹھ

گر ز دست تو نیاید کار مرد
اگر تیرے ہاتھ سے مرد کا کام نہ ہو سکے
همچو حیزان در پس مردان مگرد
ہیجڑوں کی طرح مردوں کے پیچھے مت پھر

ای مخنث نه تو مردی نه تو زن
اے مخنث نہ تو مرد ہے نہ عورت
مثل شیطان راه مردان را مزن
شیطان کی طرح مردوں کی راہ مت مار

مرد باید تا نهد بر نفس پا — بگذرد از شهوت حرص و هوا

مرد کو چاہیے کہ نفس پر قدم رکھے — شہوت اور حرص اور ہوا کو ترک کرے

دست همت را برافرازد بلند — نفس را چون صید آرد در کمند

ہمت کا ہاتھ اونچا بلند کرے — نفس کو شکار کیطرح کمند میں لاوے

دست کوتاه سازد از هوس — بشکند با چنگ همت این قفس

ہاتھ کو ہوس سے کوتاہ کرے — ہمت کے پنجے سے اس نفس امارہ کے پنجرے کو توڑدے

گر خوری یک لقمه از وجه حلال — نور تابد بر دل از مهر کمال

اگر تو ایک لقمہ حلال کمائی کا کھائے گا — کمال کے آفتاب سے دل پر نور چمکے گا

گر شوی از لقمهٔ شبهه نفیر — نفس را سازی بفضل حق اسیر

اگر تو شبہے کے لقمے سے نفرت کرنیوالا ہوگا — نفس امارہ کو خدا کے فضل سے قیدی بنائے گا

دل شود روشن ز نور آئینه وار — پرتو اندازد در آئینه نگار

دل نور سے آئینہ کیطرح روشن ہوگا — محبوب کا عکس اس کے آئینے مین نظر آئے گا

چون گشائی چشم اے اهل یقین — هر طرف تابان جمال یار بین

جب اے صاحب یقین تو آنکھ کھولے — ہر طرف یار کا روشن جمال دیکھ

یار را می بین تو در هر آئینه — سوز و ساز اوست در هر طنطنه

تو ہر آئینے مین یار کو دیکھتا رہ — اسی کا سوز و ساز ہے ہر آواز مین

هر چه آید در نظر از خیر و شر — جمله ذات حق بود اے بے خبر

جو کچھ کہ نیکی اور بدی سے نظر مین آوے — اے بے خبر سب کچھ وہ ذات حق ہے

اوست در ارض و سما و لامکان — اوست در هر ذره پیدا و نهان

وہی ہے زمین اور آسمان اور لامکان مین — وہی ہے ہر ذرے مین ظاہر اور پوشیدہ

پاس دار انفاس ای اہل خرد
اے عاقل اپنے نفسوں کی نگہبانی کر
تا ترا این قافلہ منزل برد
تاکہ تجھکو یہ قافلہ منزل پر لیجاوے

اوست پیدا و نہان و آشکار
وہی ہے ظاہر اور پوشیدہ اور کھلا
جلوہ ہا کردست در ہر شئے نگار
محبوب نے ہر چیز مین جلوے کیے ہین

ہوش در دم دار اے مرد خدا
اے مرد خدا ہر دم ہوشیار رہ
یک نفس یکدم مباش از حق جدا
ایک دم بھی خدا سے جدا مت ہو

نفی گردان از دل خود ماسوا
ماسوا کی اپنے دل سے نفی کر
تا نگنجد در دلت غیر از خدا
تاکہ تیرے دل مین خدا کے سوا نہ سماوے

زنگ دل از صیقل لا پاک کن
دل کے مورچے کو لا کی صیقل سے پاک کر
سینہ با تیغ محبت چاک کن
سینے کو محبت کی تلوار سے چاک کر

اسم ذات او چو بر دل نقش بست
جبکہ اسکی ذات کے نام نے دل پر نقش باندھا
سکۂ ضرب محبت خوش نشست
محبت کی ٹکسال کا سکہ خوبی کے ساتھ بیٹھا

گشت چون بر نقش دل نقش اللہ
جبکہ دل کے نقش پر خدا کا نقش ہوا
غیر نقش اللہ را ای دل مخواہ
اے دل خدا کے نقش کے سوا کسی کا نقش مت چاہ

چون شوی فانی تو از ذکر خدا
جبکہ تو خدا کی یاد سے فانی ہووے گا
راہ یابی در حریم کبریا
خدا کی بارگاہ مین راہ پاوے گا

چون بمانی با خدا یابی وصال
جب تو خدا کے ساتھ رہے گا اسکا قرب پاوے گا
خویش را گم ساز ای صاحب کمال
پس اپنے آپکو اے صاحب کمال گم کر

ہر کہ شد در بحر عرفان آشنا
جو کہ خداشناسی کے سمندر مین تیرنے والا ہوا
ذرہ ذرہ قطرہ داند از خدا
ذرہ ذرہ قطرے کو خدا کے جانتا ہے



این شنیدم نغمهٔ چنگ و رباب
سینه بریان شد ز سوز دل کباب
مین نے یہ چنگ اور رباب کا نغمہ سُنا
دل کے سوز سے سینہ بھن کر کباب ہوگیا

مطرب از شوق طرب چون ساز کرد
ق این ترانه را بسوز آغاز کرد
مطرب نے گانے کے شوق سے جب باجا بجایا
اُس نغمہ کو سوز دل کے ساتھ گانا شروع کیا

یار را می بین تو در هر آینه
سوز و ساز اوست در هر طنطنه
تو ہر آئینہ مین یار کو دیکھتا رہ
اُسی کے ساز کا سوز ہر آواز مین ہے

هر چه بینی در حقیقت جمله اوست
شمع و گل پروانه بلبل هم از وست
جو کچھ کہ دیکھے حقیقت مین سب وہی ہے
شمع اور گل اور پروانہ اور بلبل سب اُسی سے ہی

هر چه آید در نظر از جزو و کل
بوم صحرا بلبل بستان و گل
جو کچھ چھوٹی اور بڑی چیز نظر آتی ہے
جنگل کا اُلو باغ اور گل کی بلبل

عارفان را نقش چه زیبا چه زشت
صورت هر نیک و بد را خود نوشت
خدا شناسون کے لیے خوشنما کیا بدنما نقش
ہر نیک و بد کی صورت خود اُسی کی لکھی ہے

مرغ و ماهی مار و مور و شیر نر
چشمهٔ حیوان و باران برق و ابر
مرغ اور مچھلی سانپ اور چیونٹی اور شیر ببر
چشمۂ حیات اور مینھ اور کوندا اور بادل

سنگ خارا لعل و یاقوت و گهر
ظلمت شب تیره نور ماه و خور
سخت پتھر اور لعل اور یاقوت اور موتی
تاریک رات کی تاریکی چاند اور سورج کی روشنی

هر چه باشد آب و آتش باد و خاک
جمله را مخلوق کرد از صنع پاک
جو کچھ ہے پانی اور آگ اور ہوا اور خاک
اُس نے سب کو اپنی قدرت پاک سے پیدا کیا

قادری کو آفریده قطره آب
نقش بسته در صدف در خوش آب
ایسا قدرت والا کہ اُس نے پانی کی بوند سے
آبدار موتی سیپی مین نقش باندھا

گوہر جان مطلع انوار اوست
جان کا گوہر اُسکی روشنیونکی نکلنے کی جگہ ہے
یار در تو پس چرائی بے خبر
یار تجھ مین ہے پس تو کیون بے خبر ہے
ای گرفتارے بہ بند نام و ننگ
اے نام و ننگ کی قید مین گرفتار
اوست پیدا در تو تو از خویش گم
وہ تجھ مین ظاہر ہے اور تو اپنے سے بے خبر ہے
ناگہان برخیزی انی درمغاک
ایکبارگی تو اُٹھ کر غار مین پڑے گا
ناگہ از گورت برآید این صدا
ایکبارگی تیری قبر سے نکلے گی یہ آواز
حیف باشد ہمچو نا بینا روی
افسوس ہے کہ تو اندھے کی طرح جاوے
اے خلیفہ زادۂ بس نا بکار
اے حضرت آدم کے بیٹے بس کر نالائق کام سے
رحم کن بر حال خود ای بوالہوس
اے بوالہوس اپنی حالت پر رحم کر
با خدا ہر دم ہمیگوئی دروغ
تو خدا سے ہر دم جھوٹ بولتا ہے

معدن جان مخزن اسرار اوست
جان کی کان اُسکے بھیدون کا خزانہ ہے
یار در خود تو چہ گردی در بدر
یار خود تجھ مین ہے تو کس لئے دربدر پھرتا ہے
شیشۂ ناموس را بشکن بسنگ
ناموس کے شیشے کو پتھر پر توڑ
مرگ آید ناگہان گوید کہ قم
اچانک موت آکر کہنے والی ہے کہ اُٹھ
روز محشر منفعل خیزی زخاک
قیامت کے روز شرمندہ قبر سے اُٹھے گا
حسرتا و احسرتا و احسرتا
آہ حسرت ہے حسرت ہے بڑی حسرت
کور و کر برخیزی و رسوا شوی
اندھا اور بہرا اُٹھے اور بدنام ہووے
تا بکے بیگانہ گردی ہوش دار
کبتک تو بیگانہ رہے گا ہوش مین آ
باز گرد و توبہ کن در ہر نفس
خدا کی طرف رجوع کر اور ہر دم توبہ کر
از دروغ تو چہ افزاید فروغ
جھوٹ سے تیرا کیا فروغ ہو گا

ہر زمان گوئی کہ من توبہ کنم
ہردم کہتا ہے کہ مین توبہ کرتا ہون
بیخ اغیار از دل خود بر کنم
غیرونکی جڑ دل سے اکھاڑتا ہون

چون شود فردا ز سر گیریم کار
جب کل ہوگی تو کام نئے سرے سے شروع کرینگے
دل ز خارِ عشق او سازم فگار
اُسکے عشق کے کانٹے سے دل کو زخمی کرینگے

روئے دل شویم ز آبِ توبہ باز
دل کے چہرے کو توبہ کے پانی سے دھوؤنگا
با وضوے خونِ دل سازم نماز
پھر دل کے خون سے وضو کرکے نماز ادا کرونگا

گوشِ نفسِ خویش را مالش دہم
اپنے نفس امارہ کو گوشمالی دونگا
از ہوا و ہستی خود وا رہم
ہوا اور خودی سے آزاد ہونگا

عہد و پیمان بشکنی چون شب شود
جب رات آتی ہی یہ سب عہد و پیمان توڑتا ہے
خودز
دل پئے جویاے این طلب شود
دل اس طلب کے ڈھونڈھنے کے درپے ہوتا ہے

بگذرم از ہر چہ باشد کم و بیش
اب جو کچھ کہ کم اور زیادہ ہے اُس سے درگذر کرون
بگذری
دل بشوا ز مکر باطلہای خویش
خلاصہ یہ ہی کہ تو اپنے بیہودہ مکرون سے دل کو دھو

ساقی مہ رو شرابِ لعلِ ناب
چاندصورت ساقی اور خالص سُرخ شراب
دلبر
مطرب و دلبر و آہنگِ رباب
اور گویا رباب کی الاپ سب دل لیجانے والے ہین

شاہد خورشید روے تند خوے
معشوق خورشید صورت تیز خو
دلبر غارتگرِ دین عشوہ جوے
دل لیجانیوالا ہی دین کا غارت کرنیوالا ہی حیلہ باز ہے

گر بدست آید در آغوشش کشی
اگر تیرے ہاتھ آجائے تو اُسکو اپنی آغوش مین لیتا ہی
شربتِ ہر تلخ و شیرین را چشی
ہر کڑوے اور میٹھے شربت کو تو چکھتا ہے

گر شود موجود اسبابِ طرب
اگر خوشی کا سامان موجود ہووے
صرف بیباکی کنی اوقاتِ شب
تو رات کے وقتون کو بے پرواہی سے خرچ کردیوے

ورنه باشد این میسر لے گدا — تا سحر باشی درین غم مبتلا
اور اے فقیر اگر تجھکو یہ چیزین نہ حاصل ہون — تو تو صبح تک اس غم مین مبتلا رہے

گر نیابی دست خون دل خوری — عصمت بی بی بود بے چادری
اگر ہاتھ نہ آئے تو دل کا خون کھائے — سچ کہا ہے کہ بی بی کی پاکدامنی چادر نہونے کی وجہ سے ہے

چون نداری شرم اے پیمان شکن — باز میخواہی مراد خویشتن
اے عہد کے توڑنیوالے کیون تجھے شرم نہین آتی — پھر چاہتا ہے اپنی مراد

عمر با خامی طبع سر می زنی — بلکہ از ابلیس ملعون کمتری
تو عمر بھر اپنی خام طبعی سے سر مارتا پھرتا ہے — بلکہ سچ پوچھئے تو ملعون ابلیس سے کمتر ہے

نفس بدکردار تو چون سگ پلید — دست ایمانت بدندان پس گزید
بدکار نفس نے ناپاک کتے کی طرح — تیرے ایمان کے ہاتھ کو دانتوں سے کاٹا

شہوت و خواب و خورش داری مدام — از عبادت کاہلی و ناتمام
شہوت اور خواب و خورش تو رکھتا ہے ہمیشہ — عبادت سے کاہل ہی اور ناتمام

جہل خر دارد تو اے بیہودہ گرد — آنچہ تو کردی گہی شیطان نکرد
تو اے بیہودہ پھرنیوالے گدھے کیطرح نادان ہے — جو کچھ کہ تو نے کیا ہی کبھی شیطان نے بھی نہین کیا

یافت تعلیم از تو شیطان مکر و ریو — از تو آموزند بازی طفل و دیو
شیطان نے تجھ سے مکر اور فریب کی تعلیم پائی — لڑکے اور دیو تجھ سے بازی سیکھنے والے ہوئے

مکر و تلبیس از تو شیطان میخورد — ہر زمان چند بستہ بستہ می برد
مکر و فریب تجھ سے شیطان کھاتا ہے — ہر دم مکر و فریب کے تو بستے باندھ کر لیجاتا ہے

نفس کافر تا بود ہمراہ تو — آتش دوزخ بود جانکاہ تو
کافر نفس جب تک تیرا ہمراہی رہیگا — دوزخ کی آگ تیری جان گھٹانے والی ہوگی

جیفهٔ مرداری داری سرنوشت
تیری تقدیر مین مردار حرام لکھا ہے
بہر لقمہ سگِ مردار خو
اے مردار کھانے والے کتے ایک لقمے کے لیے
خوار میگردی بہر آب و نان
روٹی اور پانی کے لیے تو ذلیل پھرتا ہے
ہمرہان رفتند و بےکس ماندہ
ساتھی چلے گئے اور تو اکیلا رہ گیا
فکر رفتن کن کہ می آید پلنگ
چلنے کی فکر کر کہ آتا ہے چیتا
خواب چون آید ترا اے بےحیا
اے بے شرم تجھے نیند کیسے آتی ہے
باش کز بہر عدم خیزد نہنگ
ذرا صبر کر کہ نیست کرنے کے لیے چیتا آتا ہے
تا ترا فرصت بود کارے بساز
جب تک تجھے فرصت ہے کوئی کام کر لے
رو کہ در ملکِ بقا سلطان شوی
[illegible] کہ زندگی کے ملک مین بادشاہ بنے گا
عاشقان را تاج شاہی بر سرست
عاشقون کے تاج شاہی سر پر ہے

سگ صفت زان داری ای آدم سرشت
اے آدم کے بیٹے اسی لیے کتے کی سی عادت رکھتا ہے
میدوی صحرا بصحرا کو بکو
جنگل جنگل کوچہ کوچہ دوڑتا پھرتا ہے
در پے سگ تا بکے باشی دوان
کتے کے پیچھے کب تک دوڑے گا
ہمچو لنگ لنگ واپس ماندہ
لنگڑے لولے کی طرح تو عاجز رہ گیا ہے
تا بکے بنشینی ای مغلوبِ لنگ
تو کب تک عاجز اور لنگڑا ہو کر بیٹھے گا
چون پلنگِ مرگ داری در قفا
جب کہ موت کا چیتا تیرے پیچھے لگا ہے
تا قیامت خسپی اندر گورِ تنگ
قیامت تک قبر تنگ مین سوئے گا
اسپ تازی زین کن و تازی بباز
عربی گھوڑے پر زین کس کر بازی جیت لے
ناظر و منظورِ آن جانان شوی
اس معشوق کا عاشق اور معشوق بنے گا
ساقی ہر دم لبالب ساغرست
ساقی ہر دم لبریز پیالہ لیے کھڑا ہے

ہر کہ او از کید نفس خویش رست
جو شخص کہ اپنے نفس امارہ کے مکر سے آزاد ہوا
عاقبت بر کرسی مقصد نشست
آخرت مین مقصد کی کرسی پر بیٹھے گا

ای شرف[1] نشنیدہ سالک چہ گفت
اے شرف تونے نہین سنا کہ سالک نے کیا کہا
ق
گریہ کرد این بیت را با سوز گفت
رو کے سوز و درد دل کے ساتھ اس بیت کو کہا

چشم بند و گوش بند و لب ببند
آنکھ بند کر اور کان بند کر اور لب بند کر
گر نہ بینی سر حق بر ما بخند
اگر پھر تو خدا کا راز نہ پاوے تو ہم پر ہنس

زہد و تقوی نیست ای اہل جنون
اے دیوانے زہد اور پرہیزگاری یہ ہے
بہر شہرت میکنی خود را نگون
تو شہرت کے خیال مین اپنے آپکو جھکا رہا ہے

سر کنی پائین و بالا پا کنی
سر نیچے پانون اوپر کرکے
از ریاضت خلق را شیدا کنی
لوگون کو ریاضت کھا کر اپنا فریفتہ بناتا ہے

ہمچو مجنون عشق داری در مجاز
مجنون کی طرح دنیا کی مخلوق کا عشق رکھتا ہی
ہمچو لیلے رخ نمائی در نیاز
لیلے کی طرح اخلاص کا چہرہ دکھاتا ہے

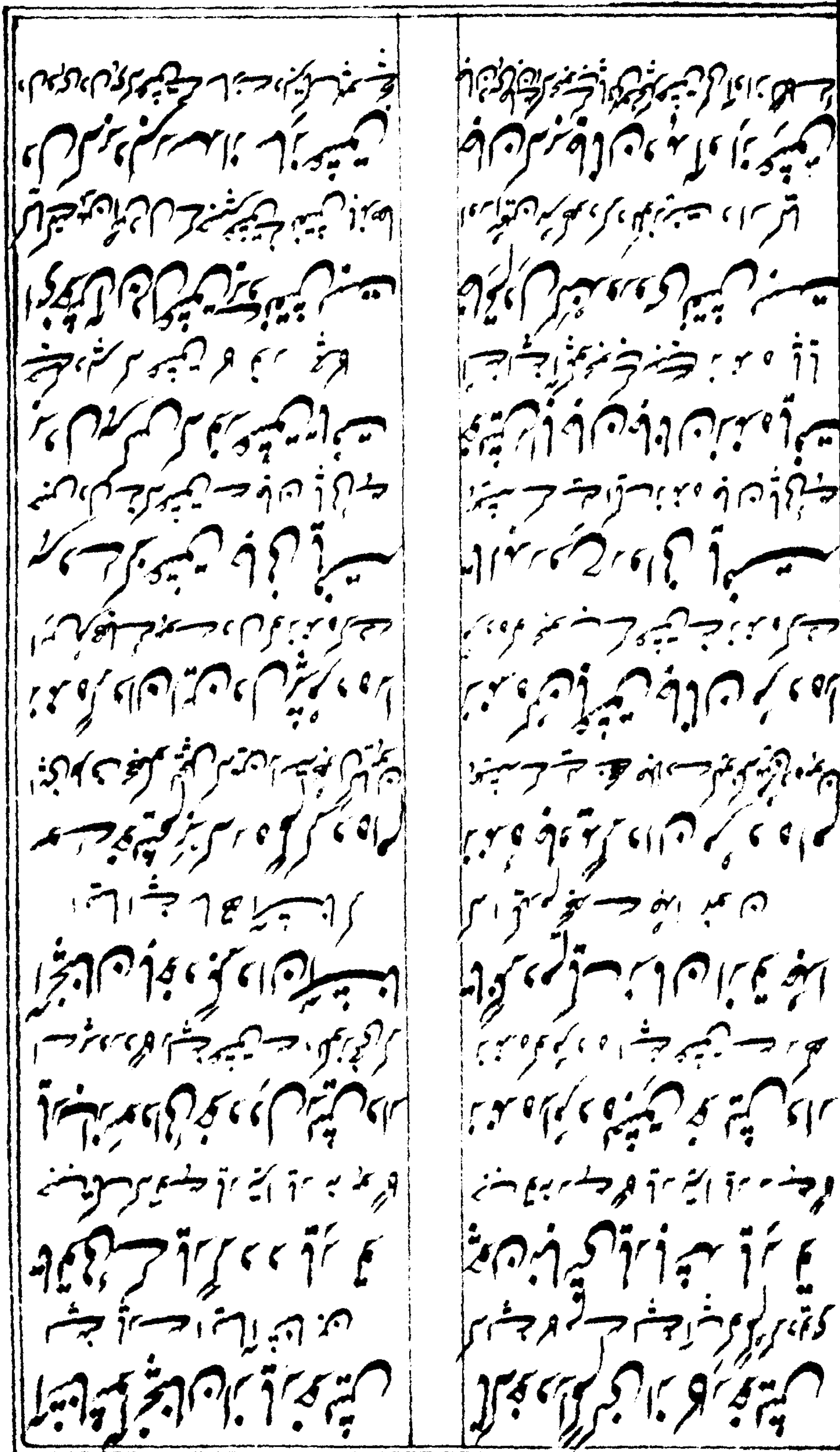
گاہ چون شیرین کنی خون جگر
کبھی تو شیرین کی طرح خون جگر پیتا ہے
گہ زنی چون کوہکن تیشہ بسر
کبھی فرہاد کی طرح تیشہ سر پر مارتا ہے

ای حقیقت دان گذر کن از مجاز
اے حقیقت کے جاننے والے مجاز سے درگذر
چند باشی در مقام حرص و آز
کب تک حرص و لالچ کے مقام مین رہے گا

چند بینی لالہ و نسرین و ورد
کبتک لالہ اور سیوتی اور گلاب دیکھتا رہیگا
چند بینی رنگ سرخ و سبز و زرد
کبتک سرخ اور سبز اور زرد رنگ کو دیکھتا رہے گا

چند در کثرت نمائی خویش را
کبتک کثرت مین اپنے آپکو دکھاتا رہے گا
یک زمان در خانۂ وحدت بیا
ایکدم کے لیئے وحدت کے گھر مین آ

[1] اصل مین شرف الدین ہے جو نام حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ تعالے علیہ کا ہے ۱۲



دل ربا از دلبری عشقت دهد
دل ربا دلبری سے عشق تجھکو دیوے گا
عشق کو بے بال و پر طیران کند
عشق کہان ہے کہ بغیر بازو اور پر کے اڑاوے
عشق کو تا تاج سلطانی نہد
عشق کہان ہے کہ بادشاہی تاج پہناوے
عشق کو تا چشم دل بینا کند
عشق کہان ہے کہ دل کی آنکھ روشن کرے
عشق کو تا عقل را زائل کند
عشق کہان ہے کہ عقل کو زائل کرے
عشق کو تا جام مدہوشی دہد
عشق کہان ہے کہ بیہوشی کا جام دیوے
عشق دہ تا بے خبر سازد مرا
الٰہی عشق دے کہ مجھکو بے خبر کر دیوے
عشق باید تا دہد جام شراب
عشق درکار ہے کہ جام شراب کا دیوے
بادۂ عشق از غم جانانہ است
عشق کی شراب سے مراد محبوب کا غم ہے
عشق کو تا حالت مستان دہد
عشق کہان ہے کہ مستون کی حالت دیوے

عشق کو تا جامۂ ہستی درد
عشق کہان ہے کہ ہستی کے جامے کو چاک کرے
عشق کو در لامکان جولان کند
عشق کہان ہے کہ لامکان تک دوڑ لے
عشق کو ملک سلیمانی دہد
عشق کہان ہے کہ سلیمانی بادشاہت دیوے
عشق کو تا سینہ پر سودا کند
عشق کہان ہے کہ سینہ کو جنون سے بھر دے
عشق کو تا عقل را کامل کند
عشق کہان ہے کہ عقل کو کامل کرے
عشق باید تا فراموشی کند
عشق درکار ہے کہ فراموشی دیوے
بادہ گو بے پا و سر سازد مرا
مجھے پاگل اور دیوانہ بنا دیوے
عشق سازد ساغر مے آفتاب
عشق شراب کے پیالے کو آفتاب بنا دیتا ہے
ہر کہ خورد از خویشتن بیگانہ است
جس نے پی خودی سے بیگانہ ہوا
عشق کو جام از کف جانان دہد
عشق کہان ہے کہ معشوق کے ہاتھ سے جام دلوادے

ای خوش آن می کو رہاند از خودی
کیا خوب ہے وہ شراب کہ چھڑادے خودی سے
ہیچ میدانی کہ اصل عشق چیست
تجھے کچھ خبر ہے کہ عشق کی اصل کیا ہے
حسن جانان چون نظر در خویش کرد
محبوب کے حسن نے جب اپنی طرف نظر کی
عشق چون جبریل در معراج حسن
عشق جبریل کی طرح حسن کی معراج مین
عاشق و معشوق گردند ہر دو یک
عاشق اور معشوق دونون ایک ہو جاتے ہین
ای کہ گشتی واقف از اسرار عشق
اے کہ تو عشق کے راز سے واقف ہوا
سر برآور زیر پای عشق نہ
سر اٹھا کر عشق کے قدم کے نیچے رکھ دے
عشقبازی نیست کار بوالہوس
بوالہوس کا کام عشقبازی نہین ہے
گر کنی جان را تو بر جانان نثار
اگر تو جان کو جانان پر نچھاور کرے گا
کشتگان عشق را جان دگر
عشق کے مقتولونکو دوسری جان ملتی ہے

صاف گرداند ز نیکی و بدی
نیکی اور بدی سے صاف کر دیوے
عشق را از حسن جانان زندگیست
عشق کی معشوق کے حسن سے زندگی ہے
گشت شیدا عشق را در پیش کرد
اپنا عاشق آپ بنا اور عشق کو ظاہر کیا
بر سر عاشق بنہد صد تاج حسن
عاشق کے سر پر حسن کے سو تاج پہنا[illegible]
ہم تو ئی معشوق و عاشق نیست شک [illegible]
تو ہی ہے عاشق اور تو ہی ہے معشوق [illegible]
نہ قدم مردانہ اندر کار عشق
اے مردونکی طرح قدم عشق کے کام مین رکھ
بعد ازان سر در ہوای عشق [illegible]
اسکے بعد عشق کے آرزو مین مشغول ہو
خام طبعان زاہدان ہمچون مگس [illegible]
خام طبعونکو مثل مکھی کے سمجھ
در عوض یک جان دہد صد جان دگر
تو وہ جانان ایک جان کے عوض تجھے سو جانین دیگا
ہر زمان از غیب احسان [illegible]
اور ہر دم غیب سے دوسری ابر عطا ہوتی [illegible]

ار توانی اے دلا در عشق کوش
اگر ہوسکے تو اے دل عشق میں کوشش کر

این حکایت راز عاشق دار گوش
یہ بات عاشق سے راز رکھ

اے خنک جانے کہ خود را باختہ
وہ کیا خوش جان ہے جسنے اپنے آپکو عشق میں ہارا

سوختہ خود را و با حق ساختہ
اپنے آپ کو جلاکر محبوب سے جا ملی

خرم آنکس کو قمار عشق باخت
کیا خوب ہے وہ شخص جس نے عشق کا جوا کھیلا

خویش را بسپرد و با جانان بساخت
اپنے آپ کو پامال کرکے محبوب تک پہونچا

ہمت پروانہ بین اے بے خبر
اے بے خبر پروانے کی ہمت کو دیکھ

سوز چون پروانہ تا یابی خبر
اور پروانے کی طرح تو جل تاکہ خبردار بنے

سوخت چون پروانہ ہمرنگ دوست
جبکہ مثل پروانہ اپنے آپکو جلاکر دوست کا ہمرنگ بنا

گشت محرم چونکہ در چنگ دوست
رازدار ہوا اور دوست کے پنجے میں پنجہ مارا

در محبت تا نسوزی بال و پر
محبت میں جبتک تو بازو اور پر نہ جلاوے گا

کے شوی ہمرنگ آتش سر بسر
آگ کا ہمرنگ بالکل کب بنے گا

سوز چون پروانہ در شمع قفس
پروانے کیطرح شمع کے پنجرے میں جل

تا شوی با جان جانان ہمنفس
تاکہ محبوب کی جان کے ساتھ تو ہمدم بنے

زہد و تقوی ہیچ است اے عالیجناب
اے عالیجناب زہد اور تقوی کیا ہے

پر زدن در گلشن کامیاب
اپنی [illegible] بیٹھنا

یک زمان خوشدل نباشی در جہان
اگر دم تو جہان میں خوشدل نہ ہووے

وارہی فارغ شوی از این و آن
سکو چھوڑے اور اسکی واسطی فکر سے بیفکر ہو جاوے

دل بدست غم چنان داری گرو
دل کو غم کے ہاتھ میں اسطرح گرو کرے تو

شادی عالم نیرزد نیم جو
کہ دنیا کی خوشی وہ ہے جو برابر جو کے نہ رکھے

دل بود از هر دو عالم بے نیاز | بگذر از روے حقیقت از مجاز
دل دونون جہان سے بے حاجت ہووے | حقیقت کے خیال مین مجاز کو چھوڑ دیوے

اے دریغا عمر تو رفتہ بخواب | اندکی ماندست او را زود یاب
افسوس ہے کہ عمر تیری خواب غفلت مین گذری | تھوڑی سی رہی ہے اسکو جلد پا

عمر تو باشد مثال آب جو | آب رفتہ باز کے آید بجو
تیری عمر نہر کے پانی کے مانند ہے | پانی گیا ہوا دوبارہ نہر مین کب آتا ہے

در جہان چون چند روزی مہمان | این جہان را بر مثال خواب دان
جبکہ تو جہان مین چند روز کے لیے مہمان ہے | بس اس جہان کو مثل خواب کے سمجھ

خلق را بین لعبتان نقش آب | چشم چون بر ہم زنی بینی خراب
لوگون کو پانی کے نقش کی گڑیان سمجھ | کہ ایک پلک جھپکانے مین ویران دیکھے گا

ہر چہ می بینی بگرداب جہان | چون حباب از چشم تو گردد نہان
جو کچھ تو جہان کے بھنور مین دیکھتا ہے | بلبلے کیطرح تیری آنکھ سے پوشیدہ ہو جاتا ہے

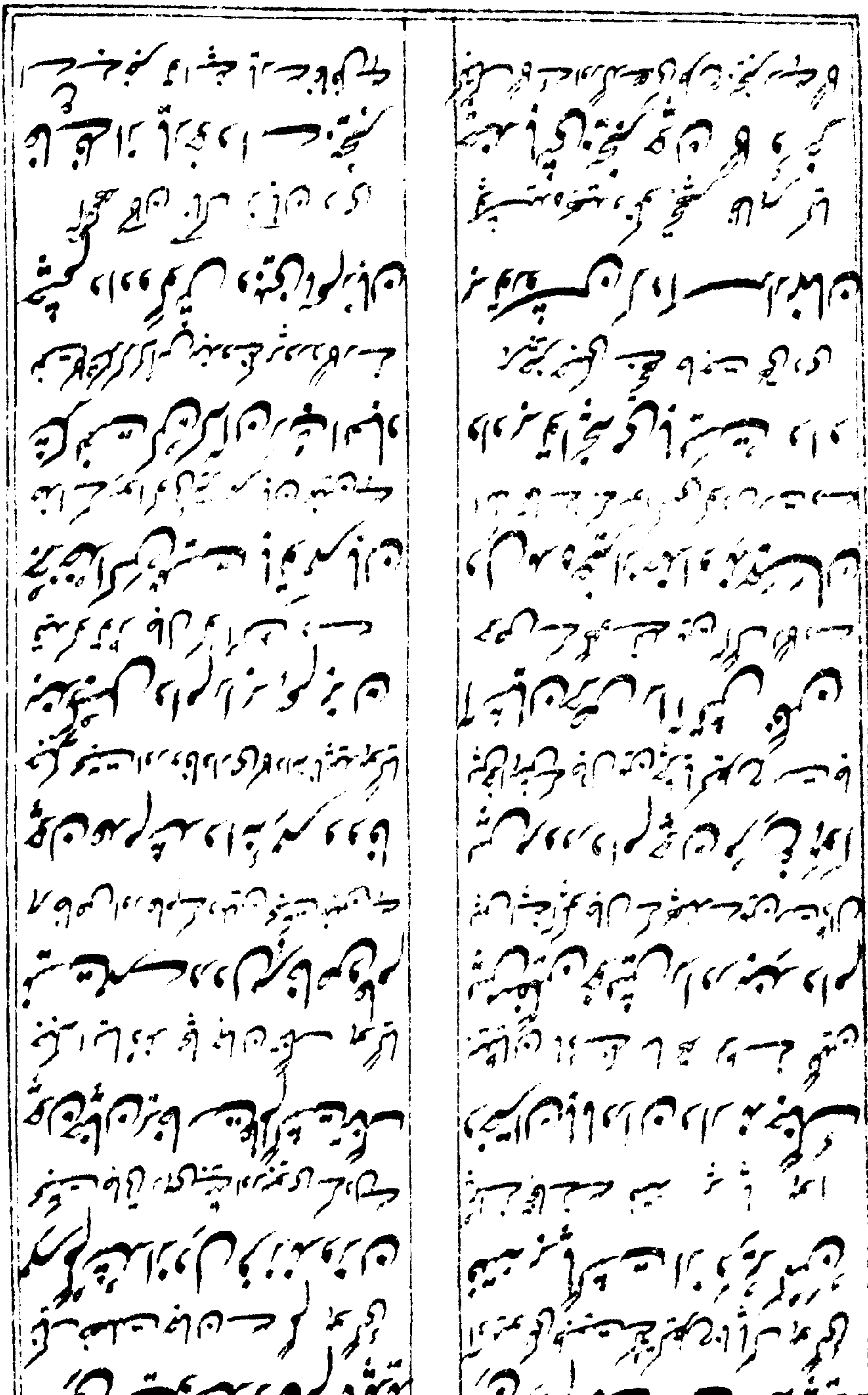
غافلی از کردہاے خویشتن | نفس را با تیغ لا گردن بزن
تو اپنے اعمال سے بے خبر ہے | نفس کی لا کے تلوار سے گردن مار

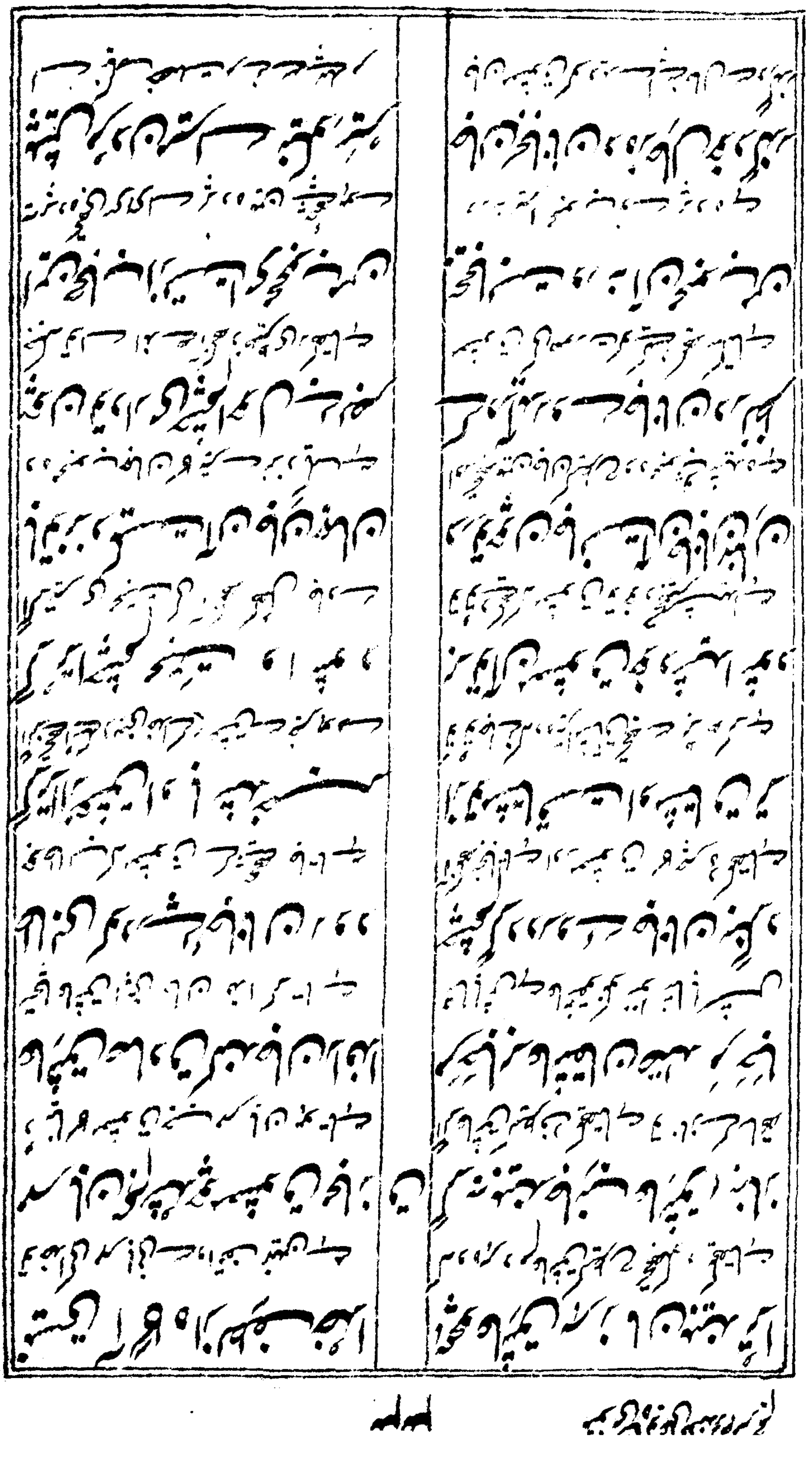
دل مکن از فکر باطلہا سیاہ | از خدا غیر از خدا دیگر مخواہ
بیہودہ فکرون سے دل کو کالا مت کر | خدا سے خدا کے سوا غیر کی آرزو مت کر

چون زبان گویاست در تن مو بمو | مو بمو ذکر خدا را نیز گو
جبکہ تمہین ہر بال زبان کی طرح بولنے والا ہے | ہر بال سے خدا کا ذکر کر

دل مدہ با دلبران بے وفا | زانکہ دارند شیوۂ جور و جفا
بیوفا دلبرون کو دل مت دے | اس لیے کہ یہ ظلم و ستم کی عادت رکھتے ہین

از جهان مهر و وفا معدوم شد	حال مردم یک بیک معلوم شد
جہان سے محبت اور وفاداری ناپید ہو گئی	ایک ایک آدمی کا حال معلوم ہو گیا
آشنائیها بر افتاد از جهان	شرم شسته شد ز چشم مردمان
دوستیاں جاتی رہیں جہان سے	لوگوں کی آنکھ میں شرم نہ رہی
ای دریغا وضع نیکان شد بدل	در دیار حلم افتاده خلل
افسوس ہے کہ نیکوں کی وضع بدل گئی	بردباری اور حلم کے ملک میں آفت پڑی
قحط افتاد است در ملک سخا	خشک گشته مزرع مهر و وفا
سخاوت کے ملک میں قحط پڑ گیا	محبت اور وفاداری کا کھیت سوکھ کر رہ گیا
تیغ ممساک شجرهٔ احسان برید	همچو عنقا همت از عالم پرید
بخیل کی تلوار نے احسان کے درخت کو کاٹ ڈالا	عنقا کی طرح ہمت جہان سے اڑ گئی
همتے رفتست از شاه و گدا	منعمان گشتند گدای بینوا
بادشاہ اور فقیر سے ہمت چلی گئی	انعام کرنے والے فاقہ مست فقیر بن گئے
همتے برخاست از صاحبدلان	دارم از دست زمانه صد فغان
صاحبدلوں سے ہمت جاتی رہی	زمانے کے ہاتھ سے سو فریادیں رکھتا ہوں
این نشانهای قیامت شد پدید	تا قیامت در جهان گردد پدید
یہ قیامت کی نشانیاں ظاہر ہوئیں	تاکہ دنیا میں قیامت ظاہر ہووے
برکت از کشت و زراعت گشت کم	قامت جود و سخاوت گشت خم
برکت کھیتی باڑی سے گھٹ گئی	بخشش اور سخاوت کا قد جھک گیا
رحم از دلهای مردم شد نهان	سختی پیدا شده بر مردمان
رحم آدمیوں کے دل سے جاتا رہا	لوگوں پر ایک سختی پیدا ہوئی





گر بمعشوقی تو از خود جان دہی — قالبِ خود را کُنی از جان تہی
اگر تو معشوق کو اپنی جان دیوے — اور اپنے جسم کو جان سے خالی کر دے

در تو گردد جانِ جانان جلوہ گر — خویش را با چشمِ معشوقے نگر
تجھ مین محبوب کی جان جلوہ گر ہو گی — پھر اپنے آپکو معشوق ہونے کی آنکھ سے نظر کر

عارفے گفتست از روئی عتاب — گوش کُن چون این معماے بیاب
ایک خداشناس نے غصے کی راہ سے کہا ہے — ذرا اس راز کو سُن اور سمجھ

گر نداری شادیٔ از وصلِ یار — خیز بر خود ماتمِ ہجران بدار
اگر تو یار کے وصل سے خوشی نہین رکھتا ہے — اُٹھ اور جُدائی کا ماتم اپنے اوپر کر

اے شرف[۵۷] تا چند گردی دُور دُور — قطعِ منزلہا بکن اے بے قصور
اے شرف کب تک دور دور مارا پھرے گا — اے بے قصور منزلونکو قطع کر

چند پیمائی رہِ دور و دراز — چند رفتی از نشیبی بر فراز
کبتک تو راہ دور و دراز طے کرے گا — کبتک نیچائی سے اونچائی پر چڑھے گا

یک قدم باشد حریمِ دوست بس — چند گردی بیخبر اے بوالہوس
ایک قدم پر دوست کی بارگاہ اور بس — کب تک اے بوالہوس تو بیخبر رہے گا

منزلِ جانان بود یک گام تو — بادۂ عرفان بود در جامِ تو
محبوب کی منزل تیرے ایک قدم پر ہے — معرفت کی شراب تیرے پیالے مین بھری ہے

ہر نفس در یادِ او گامے بزن — ہر زبان از عشقِ او جامی بزن
ہر دم اُس کی یاد مین قدم رکھ — ہر دم اُسکے عشق کا جام پی

مولوی حق فرمود شنیدی مگر — سنگ گر مے بود میکردی اثر
شاید تو نے نہین سُنا مولانا روم نے فرمایا — اگر پتھر ہوتا تو اُسمین بھی اثر کرتا

۵۷ اصل میں شرف الدین ہے جو نام حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا ہے ۱۲

ای کمان از تیرہا پر ساختہ
اے وہ کہ کمان کو تیرون سے بھرے ہے
صید نزدیک است و دور انداختہ
شکار تو نزدیک ہے تو دور پھینک رہا ہے

از کہ مہجوری و دوری ہای فلان
کس سبب سے اے فلان تو دور اور بچھڑا ہوا ہے
آہ از دست تو دارم صد فغان
آہ مین تیرے ہاتھ سے سو فریاد رکھتا ہون

ای کمان تیر از تراز و دور تر
اے وہ کہ تیری کمان کا تیر شکار سے دور پڑ رہا ہے
اینچنین صیدی بود مہجور تر
ایسے شکار سے تو جدا ہی رہے گا

چشم دل بکشا جمال یار بین
دل کی آنکھ کھول یار کا جمال دیکھ
ہر طرف ہر سو رخ دلدار بین
ہر طرف ہر جگہ دلدار کا رخ دیکھ

چشم باید تا بہ بیند روی یار
آنکھ درکار ہے تا کہ یار کا چہرہ دیکھے
جلوہ کردست در ہر شی نگار
محبوب ہر چیز مین جلوہ کئے ہے

نیست پوشیدہ رخ دلدار تو
تیرے دلدار کا رخ پوشیدہ نہین ہے
لیک این نقص است در ابصار تو
لیکن یہ نقصان ہے تیری آنکھون مین

گرمی کو در تو ای افسردہ دل
اے سرد دل تجھ مین گرمی کہان ہے
رفت ہمچون خر فرو در آب و گل
گدھے کی طرح تو دلدل مین پھنسا ہے

دردمندی کو کہ درمانش نیافت
ایسا دردمند کہان ہے کہ اسنے علاج نہ پایا
کو پریشانی کہ سامانش نیافت
ایسا پریشان کہان ہے کہ اسنے سامان نہ پایا

کیست مشتاقی کہ باشد جان بلب
کہان ہے ایسا مشتاق کہ جان بلب ہو
از فراق او بود در تاب و تب
اسکی جدائی سے بیقرار ہو

تا بود این دیو نفست ہمنشین
جبتک کہ نفس شیطان تیرا ساتھی رہے گا
کے بود بینا ترا چشم یقین
تیری یقین کی آنکھ ہرگز بینا نہ ہووے گی

چون تو مقدوری نداری فتحیاب
جبکہ تو فتحیابی کی قدرت نہین رکھتا ہے
گریہ کن تا حشر بر حال خراب
قیامت تک تجھے اپنے حال کی خرابی پر رونا چاہیئے

حکایت عارف صاحب کمال

بیان ایک عارف صاحب کمال کا

بود مردی عارف و صاحب کمال
ایک مرد عارف اور صاحب کمال تھا
گوچہ دل بستہ از وہم و خیال
دل کے کوچے کو وہم اور خیال کی طرف سے بند کیے ہوئے تھا

پادشاہی کردہ در اقلیم دل
دل کی ولایت مین بادشاہت کرتا تھا
بود از ایام غفلت منفعل
غفلت کے زمانے سے شرمندہ تھا

سالہا کردہ عبادت بے ریا
برسون بے ریا عبادت کی تھی
در دلش نگذشت جز ذکر خدا
خدا کے ذکر کے سوا کچھ اُسکے دل مین نہ گذرتا تھا

چون چنین بگذشت او را چند سال
جب اسکو اس طرح پر بہت سے برس گذرے
خویش را از کاملان کردہ خیال
تو اُسنے اپنے آپکو ایک کاملون مین سے خیال کیا

گفت مثلم نیست کامل در جہان
کہنے لگا کہ میرے برابر کوئی جہان مین کامل نہین ہے
چون عسس ہستیم بر دل پاسبان
کوتوال کی طرح مین اپنے دل کا نگہبان ہون

شہوت و حرص و ہوس کردیم دور
شہوت اور حرص اور ہوس کو ہمنے دور کیا ہے
از تعلقہا دلم دارد نفور
دُنیا کے علاقون سے میرا دل نفرت رکھتا ہے

این تصور کرد چون مرد خدا
جب اُس مرد خدا نے یہ خیال کیا
ق
ناگہان در گوش او آمد ندا
ایکبارگی اُسکے کان مین یہ آواز آئی

از تکبر چون نظر کردی بخویش
جبکہ تو نے غرور سے اپنے مین نظر کی
دور افتادی حجاب آمد بہ پیش
تو ہم سے دور جا پڑا اور تیرے آگے پردہ آن پڑا

تا نگردد رفع از تو آن حجاب — کے نہی پا در حریم آن جناب

جب تک کہ تجھسے وہ پردہ دور نہ ہو گا — اس عظیم القدر بارگاہ کی چاردیواری مین قدم نہ رکھنے پائے گا

منفعل شد شیخ از اسرار خویش — شد پریشان توبہ کرد از کار خویش

یہ سُن کر شیخ اپنے خیال سے شرمندہ ہوا — پریشان ہوا اور اپنے کام سے توبہ کی

باز بستہ عہد تازہ از خدا — تا کند در راہ حق جان را فدا

پھر نیا عہد پیمان خدا کے ساتھ باندھا — تاکہ خدا کی راہ مین جان کو فدا کرے

پاک کن آئینۂ دل از غبار — تا بیابد عکس روئے آن نگار

دل کے آئینے کو غبار سے صاف کر — تاکہ اس محبوب کے رُخ کا عکس نظر آوے

انچہ میخواہد دلت اے حیلہ جو — نفس تو صد حجت آرد بہر تو

اے مکار جس چیز کا کہ تیرا دل خواہان ہوتا ہے — تیرا نفس تو حجتین تیرے لیے لاتا ہے

گر حرامست میکنی بر خود حلال — می شود تسکین دلت با صد خیال

اگرچہ وہ حرام ہے تو اپنے لیے حلال کرتا ہے — تیرے دلکو تو خیالون سے تسکین حاصل ہوتی ہے

چون مسلط بر تو گردد این مرض — عدل و انصافت بود بہر غرض

جبکہ یہ مرض تجھپر غالب ہو جائے گا — تیرا عدل اور انصاف غرض سے خالی نہ ہوگا

جہد کن با نفس تا عادل شوی — باش منصف تا کہ صاحبدل شوی

کوشش کر نفس کے ساتھ کہ جس سے تو عادل ہو — منصفی کر کہ جس سے تو صاحبدل ہو

یا الٰہی چشم بینائی بدہ — در سرم از عشق سودائی بدہ

یاالٰہی چشم بینا مجکو دے — میرے سر مین عشق کا سودا دے

آتش افگن در دلم مانند طور — شعلہ برخیزد و گردد زنگ دور

میرے دل مین طور کیطرح آگ ڈال — کہ شعلہ اُٹھے اور مورچہ دور ہو جائے

سالہا شد از تو میخواہم ترا
برسوں گذری کہ تجھ سے تجھکو چاہتا ہون
از لسان الغیب این گردد نوید
غیبی زبان سے یہ خوشخبری مل رہی ہے
ہر کہ بر درگاہِ تو رو آورد
جوکہ تیری بارگاہ کی طرف رُخ لائے گا
ہر کہ آید بر درت اُمیدوار
جوکہ تیرے در پر اُمیدوار بن کر آتا ہے
ای خدائے من بحق مصطفےٰ
ای میرے خدا بطفیل حضرت محمد مصطفےٰ کے
روز محشر دار باآل رسولؐ
قیامت کے دن اولاد رسول کے ساتھ رکھیو

حاجتم را چون نمی سازی روا
تو میری حاجت کو کیون روا نہین کرتا
از در تو کس نگشتہ نا اُمید
کہ تیرے دروازے سے کوئی نا اُمید نہین پھرا ہے
نا اُمید از درگہ تو چون رود
نا اُمید تیری درگاہ سے کیون جائے گا
شاہدِ مقصود یابد در کنار
مقصود کا معشوق آغوش مین پاتا ہے
از طفیل حرمتِ آل عبا رضؓ
اور بطفیل حرمت آل عباؓ کے
از طفیل مُقبلان گردد قبول
میری یہ دعا مقبولون کے طفیل سے قبول ہووے

احوال حضرت شرف الدین بو علی شاہ قلندرؒ

پہلے اسکے کہ آپکے کچھ حالات قلمبند ہون مناسب معلوم ہوتاہے کہ آپ کے نام نامی کی وجہ تسمیہ بیان کیجاوے کہتے ہین کہ آپ کے جسم مبارک سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بو آتی تھی اس لیے آپکو بو علی کہتے تھے اور راقم الحروف کے خیال مین آتا ہے کہ آپ حضرت علیؑ کے اخلاق و دیگر صفات سے آراستہ تھے اسلیئے بو علی کہتے تھے اور شاہ قلندر

یعنی بہت بڑے قلندر یا قلندر کہ بادشاہ اپنے وقت کے تھے یا قلندروں کے بادشاہ
یعنی بہت بڑے قیصر سان قلندروں کے۔ قلندر ایک قسم کے درویش ہین جو قیود
اور تکلفات رسمی اور علائق دنیوی سے مجرد اور دُنیا اور اہل دُنیا سے کنارہ کش
محض طالب جمال حق اور اسکی فکر و ذکر مین مستغرق ہون آپ ایسے ہی تھے
اس لیئے قلندر مشہور ہوئے آپ کا مزار مُبارک بھی تعجب خیز ہے کہ کرنال
مین بھی ہے اور پانی پت مین بھی اور دونون جگہ بہت بڑی عالیشان عمارتین
ہین جن مین مسجد اور مسافرخانہ اور درگاہِ اقدس شامل ہے آپ اولیاے
بزرگ سے ہین اور آپ کا کلام حقیقت کا سرچشمہ ہے خوشا حال اُن کا کہ
جو آپ کے کلام کو پڑھ کر اُس کو اپنا رہبر راہ خدا بناوین۔ الٰہی ہم سب کو یہ
توفیق دے کہ ہم اُسپر عمل کرین۔ آمین۔

خاتمۃ الطبع

بعد از حمد خدا و نعت رسولؐ و منقبت صحابہؓ کرام و اولیاء عظام بر ضمیر
بیضا نظیر ارباب ذوق سلیم مکشوف باد۔ کہ درین ایام میمنت انضمام ترجمہ
مثنوی بو علی شاہ قلندر رح در مطبع قیومی واقع کانپور محلہ ٹپکاپور حسب فرمائش
تاجر باوقار ذو العز و الافتخار جناب حاجی مولوی محمد عبد القیوم صاحب
تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر نمبر ۱۶ا باہتمام تام و تصحیح و تنقیح و سعی مالاکلام
کمترین محمد قمر الدین بماہ صفر المظفر ۱۳۴۵ھ مطابق ستمبر ۱۹۲۶ع طبع شد

ضروری التماس

عزیز ناظرین اس کتب خانہ نے دیانت داری و راستبازی کی وجہ سے اپنے خریداروں کو اپنا گرویدہ
بنا رکھا ہے تاجران باوقار اور عام خریداران دیار و امصار جیسی کچھ اسکی عزت افزائی فرما رہے ہیں وہ اسی حسن سلوک
کا نتیجہ ہے ایک نتیجہ یہ کہ کتبخانہ اپنی مجموعی حیثیت اور سالہا کے لحاظ سے بہت مشہور ہے بیوپاریوں کو جس قدر
خاص کفایت اور متفرق خریداروں کو جسقدر رعایت سے مال دیا جاتا ہے اسکا صحیح اندازہ وہی
لوگ کر سکتے ہیں جنکو ایکبار بھی ہم سے مال منگانے کا موقع ملا ہے مندرجہ ذیل امور کا
اہتمام کے ساتھ پابندی اور لحاظ کی وجہ سے جیسی کچھ روز افزوں ترقی اس کارخانے کو ہوئی ہے وہ عزیز ناظرین پر مخفی نہیں۔

(۱) اس کتبخانہ میں تقریبًا تمام ہندوستان کی مطبوعہ ہر علم و فن کی عربی فارسی اردو کتابوں کا ذخیرہ اور سیل موجود رہتا ہے

(۲) حتی الامکان کتابیں عمدہ چھاپے اور اچھے کاغذ کی چھپی ہوئی فراہم کیجاتی ہیں۔

(۳) جو کتاب عمدہ طبع ہی نہیں ہوئی یا چھپ کر کمیاب ہو گئی ہو وہ بدرجہ مجبوری خراب چھاپے اور خراب کاغذ
کی روانہ کیجاتی ہے اور جو صاحب لکھ دیتے ہیں انکو خراب کتاب نہیں روانہ کیجاتی ہے۔

(۴) تاجران کتب (بیوپاریوں) کے ساتھ جو رعایات کیجاتی ہیں اور جس نرخ سے انکو مال روانہ
کیا جاتا ہے اس سے کم نرخ پر غالبًا اور تاجر سے بھی نہ مل سکے گا۔

(۵) مدارس اسلامیہ و طالبان علم کے ساتھ جیسی رعایتیں کیجاتی ہیں اوسکا اندازہ مال منگانے پر ہو سکتا ہے۔

(۶) متفرق خریداران کو خاص نرخ سے مال روانہ کیا جاتا ہے

(۷) تاجر (بیوپاریوں) مدارس اسلامی طالبان علم اور متفرق خریدار غرضکہ سب صاحبوں کیلئے کچھ نہ کچھ ایسی
رعایتیں ہیں کہ بہیئت مجموعی ہمارا دعوی ہے کہ انشاء اللہ العزیز ہر جگہ سے کفایت
پڑیگی اور اسپر عمدگی مال کا نفع گھاتے میں رہے گا۔

(۸) ہمکو امید ہے کہ اگر آپکو کسی کتاب کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے اپنے اس قدیم کتب خانہ تجارتی کو یاد فرمائیے
اور ایک معمولی سی فرمایش بھیجکر کارخانہ کی دیانت [illegible] راستبازی۔ کفایت
رعایت۔ عمدگی وغیرہ وغیرہ کا اندازہ ضرور فرمائیے۔

الملتمس
حاجی محمد عبد القیوم تاجر کتب کلکتہ ویلسلی اسکوائر نمبر ۶ قریب مدرسہ عالیہ